ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 2 اگست 2000

شری دامودر کلوائی بھاوا ایجوکیشن سوسائٹی

بنام

ڈائریکٹر آف ایجوکیشن، گوا و دیگر

[ایم۔ جگند ھاراؤ اور کے۔ جی۔ بالا کرشنن، جسٹس صاحبان]

تعلیم:

گوا، دمن اور دیو اسکول ایجوکیشن رولز، 1986:

قواعد 2(1)(i)، 31(3)(iii) اور 32 - کا اطلاق - مڈل اسکول - نئی جماعت - کا کھلنا -- VIII جماعت کو موجودہ مڈل اسکول میں کھولنے کی کوشش کی گئی تھی - حکم ہوا کہ: جماعت VIII قاعدہ 2(1)(i) کے تحت ثانوی مرحلے کا ایک حصہ ہے اور، لہٰذا، قاعدہ 31(3)(iii) لاگو ہوتا ہے نہ کہ قاعدہ 32.

قاعدہ 31(3)(iii) - مڈل اسکول - نئی جماعت - کا کھلنا - متعلقہ عوامل پر غور کیا جانا چاہیے - ایجوکیشن سوسائٹی نے اپنے موجودہ مڈل اسکول میں VIII جماعت کو کھولنے کی تجویز پیش کی - تاہم، ڈائریکٹر آف ایجوکیشن نے متعلقہ عوامل پر غور کیے بغیر اجازت دینے سے انکار کر دیا - کی درستگی —— حکم ہوا کہ، ڈائریکٹر، تعلیم کو متعلقہ حالات کے پیش نظر معاملے پر نئے سرے سے غور کرنا چاہیے۔ نوٹس دیے جانے کے لیے پڑوسی اسکولوں کے متعصبانہ طور پر متاثر ہونے کا امکان - انتظامی قانون

الفاظ اور جملے:

"ثانوی مرحلہ" - کا مطلب - قاعدہ 2(1)(i) کے تناظر میں، گوا دمن اور دیو اسکول ایجوکیشن رولز، 1986۔

اپیل کنندہ سوسائٹی ایک اسکول چلا رہی ہے، جو پانچویں جماعت کے ساتھ مڈل اسکول کے طور پر شروع ہوا تھا، اور آہستہ آہستہ ہر سال چھٹی اور ساتویں جماعت شروع کرنے کی اجازت طلب کی جاتی تھی اور

حکام کی طرف سے منظوری دی جاتی تھی۔اپیل کنندہ نے اسکول میں آٹھویں جماعت کھولنے کے لیے درخواست دی لیکن مدعا علیہ-ڈائریکٹر تعلیم نے اس بنیاد پر اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ نیا ہائر سیکنڈری اسکول کھولنے سے پڑوسی اسکولوں پر منفی اثر پڑے گا اور یہ گوا، دمن اور دیو اسکول ایجوکیشن رولز، 1986 کے قاعدہ 31 (3) (iii) کی خلاف ورزی ہوگی۔عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ سوسائٹی کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا۔اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے، یہ دلیل دی گئی کہ آٹھویں جماعت کا آغاز ایک نئے اسکول کی تخلیق کے مترادف نہیں ہے بلکہ موجودہ اسکول میں ایک اور جماعت کا اضافہ ہے اور اس لیے، قاعدہ 31 کا کوئی اطلاق نہیں ہے؛ اور یہ کہ معاملہ قاعدہ 32 کے تحت آتا ہے۔

اپیل کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

حکم ہوا کہ: 1. اپیل کنندہ-سوسائٹی کی یہ دلیل کہ وہ موجودہ اسکول میں صرف ایک نئی جماعت رکھنا چاہتی ہے، اس لیے گوا کے قاعدہ 31، دمن اور دیو اسکول ایجوکیشن رولز، 1986 کے تحت طے شدہ اصول لاگو نہیں ہوتے اور صرف قاعدہ 32 پر ڈائریکٹر کو غور کرنا چاہیے تھا، تعلیم قابل قبول نہیں ہے۔اگرچہ اپیل کنندہ کی درخواست موجودہ اسکول میں ایک نئی جماعت رکھنے کی ہے لیکن اپیل کنندہ کا اصل مطالبہ ایک سیکنڈری اسکول ہونا ہے کیونکہ موجودہ اسکول صرف ساتویں جماعت تک ہے اور اگر اسکول کو سیکنڈری اسکول بننا ہے تو قاعدہ 31 کے تحت طے شدہ اصولوں پر لازمی طور پر عمل کرنا ہوگا۔اپیل کنندہ کی یہ دلیل کہ نئی جماعت کا آغاز نئے اسکول کے مترادف نہیں ہے، اس وجہ سے قبول نہیں کی جاسکتی کہ نیا اسکول شروع کرنے کے لیے قاعدہ 31 کے تحت مقرر کردہ سخت معیارات پر عمل کیا جانا چاہیے۔موجودہ اسکول میں نئی جماعت کھولنے کے لیے، اپیل کنندہ سوسائٹی کو صرف حکام کو مطمئن کرنے کی ضرورت ہے کہ اسکول میں کچھ جسمانی سہولیات دستیاب ہیں اور جماعت شروع کرنے کے لیے کافی طلباء موجود ہیں، جبکہ قاعدہ 31 کے تحت، حکام کو مختلف دیگر پہلوؤں پر غور کرنا ہوگا اور یہ معلوم کرنا ہوگا کہ آیا اس علاقے کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نیا اسکول کھولنا ضروری ہے یا نہیں۔[95 F-H; 96 A-C]

2. جہاں تک "ثانوی مرحلے" کا تعلق ہے، ایک جامع تعریف قاعدہ 2(1)(i) دی گئی ہے تاکہ ثانوی مرحلے کے اندر بھی پانچویں سے ساتویں درجے کو لیا جاسکے، اور یہ صرف اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ اگر کسی اسکول میں چوتھی سے ساتویں جماعت تک کا درمیانی مرحلہ ہو تو بھی اسے ثانوی مرحلہ سمجھا جائے گا اگر پانچویں سے دسویں جماعت تک کی جماعتیں ہوں۔جہاں تک اپیل کنندہ کے اسکول کا تعلق ہے، صرف

پانچویں سے ساتویں جماعت تک کی جماعتیں ہیں، یہ کسی دوسرے زمرے میں نہیں آتی ہیں اور اسے مڈل اسکول کے طور پر منعقد کرنا پڑتا ہے۔ اگر اسے آٹھویں جماعت کے اضافے سے سیکنڈری اسکول میں تبدیل کیا جاتا ہے، تو 'قوائد' کے قاعدہ 31 کے تحت گائیڈ لائنوں پر عمل کیا جانا چاہیے کیونکہ یہ "ثانوی مرحلے" والے نئے اسکول کے آغاز کے مترادف ہے۔[96 D-F]

ودیا پرسارک سماج بمقابلہ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن، رٹ پٹیشن نمبر 94/26 کا فیصلہ 25.7.1994 کو بمبئی عدالتِ عالیہ نے خارج کر دیا۔

1.3. تاہم، فوری معاملے میں، ایسا لگتا ہے کہ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن نے اعتراض شدہ حکم منظور کرتے وقت کچھ پہلوؤں پر غور نہیں کیا ہے۔ یہ معلوم نہیں ہے کہ حکم منظور کرتے وقت متعلقہ عوامل کو مد نظر رکھا جاتا ہے یا نہیں۔ لہذا، اس مقدمہ کے حقائق اور حالات پر، اعتراض شدہ حکم کو الگ کر دیا جاتا ہے اور پہلے مدعا علیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس معاملے پر نئے سرے سے غور کرے۔[97 D;E]

2.3. پہلا مدعا علیہ متعلقہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے نظر ثانی شدہ حکم منظور کرے گا اور، اگر ضروری ہو تو، پڑوسی اسکولوں کے نمائندوں کو نوٹس دے گا جو ڈائریکٹر، ایجوکیشن کے ذریعے منظور کیے جانے والے حکم سے، اگر کوئی ہو، متعصبانہ طور پر متاثر ہونے کا امکان ہے۔ مزید برآں، ڈائریکٹر کو اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ آیا اس اسکول میں ساتویں جماعت مکمل کرنے والے طلباء دوسرے اسکولوں میں داخلہ لے سکتے ہیں اور کیا آٹھویں جماعت سے اپنے ترقی یافتہ طلباء کو جگہ دینے کے بعد دوسرے اسکولوں میں آٹھویں جماعت میں کافی آسامیاں ہوں گی۔ حکم نئے تعلیمی سال کے آغاز سے پہلے کافی حد تک منظور کیا جائے گا۔[97-F-G]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4675، سال 1998۔

1998 میں رٹ پٹیشن نمبر 86 میں بامبے عدالتِ عالیہ کے 24.2.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے دھرومہتا، محترمہ شوبھا اور ایس کے مہتا۔

جواب دہندگان کے لیے محترمہ اے سبھاشینی۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بالا کرشنن نے سنایا،

اپیل کنندہ سوسائٹی سال 1994-95 سے الٹو-ڈابولم، واسکو ڈی گاما، گوا میں کیشو اسمرتی اسکول کے نام سے ایک اسکول چلا رہی ہے۔ اسکول کا آغاز پانچویں جماعت کے ساتھ مڈل اسکول کے طور پر ہوا اور آہستہ آہستہ ہر سال چھٹی اور ساتویں جماعت شروع کرنے کی اجازت طلب کی جاتی تھی اور حکام کی طرف سے منظوری دی جاتی تھی۔ 15.11.96 پر، اپیلنٹ سوسائٹی نے تعلیمی سال 1997-98 سے اسکول میں آٹھویں جماعت کھولنے کے لیے درخواست دی۔ اپیل کنندہ سوسائٹی کو بتایا گیا کہ آٹھویں جماعت کو کھولنے کی اجازت اس بنیاد پر مسترد کر دی گئی ہے کہ 5 کلومیٹر کے دائرے میں دیگر تین ہائر سیکنڈری اسکول موجود ہیں۔ اپیل کنندہ کے اسکول سے اور نئے ہائر سیکنڈری اسکول کے کھلنے سے پڑوسی اسکولوں پر منفی اثر پڑے گا اور موجودہ اسکولوں کے درمیان غیر صحت بخش مقابلہ ہوگا۔ درخواست گزار کو مذکورہ حکم سے یہ بھی مطلع کیا گیا تھا کہ 5 کلومیٹر کے دائرے میں ایک نیا اسکول شروع کرنے کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ موجودہ اسکولوں سے گوا، دمن اور دیو اسکول ایجوکیشن رولز، 1986 (اس کے بعد اسے "رولز" کہا جاتا ہے) کے قاعدہ 31(3)(iii) کی خلاف ورزی ہوگی ا۔ پیل کنندہ سوسائٹی نے بمبئی عدالت عالیہ کی پناجی بنچ کے سامنے ایک تحریری درخواست نمبر 275/97 دائر کی جس میں مسترد ہونے کے حکم کو چیلنج کیا گیا۔ مذکورہ رٹ پٹیشن کو بعد میں اپیل کنندہ نے حکومت کے وکیل کے اس بیان کے مطابق واپس لے لیا کہ نئے اسکولوں کے آغاز کے حوالے سے تازہ رہنما خطوط وضع کیے جا رہے ہیں۔ عدالت عالیہ کے فیصلے کے مطابق کچھ رہنما خطوط وضع کیے گئے تھے۔ ریاست گوا میں ان علاقوں کی تعلیمی ضروریات کا پتہ لگانے اور ان علاقوں کی نشاندہی کرنے کے لئے ایک سروے کیا گیا تھا جہاں مختلف گریڈ کے اسکول کھولنے کی ضرورت ہے۔ اپیل کنندہ کے مقدمے کی جانچ پڑتال کی گئی اور یہ پایا گیا کہ اپیل کنندہ سوسائٹی کو نیا اسکول شروع کرنے کی اجازت دینا مطلوب نہیں تھا اور ڈائریکٹر اسکول ایجوکیشن نے 26.11.97 پر ایک حکم منظور کیا اور اپیل کنندہ کو بتایا گیا کہ 1998-99 میں نیا اسکول کھولنے کی اس کی درخواست پر غور نہیں کیا جا سکتا۔ 26.11.97 کے حکم کو اپیل کنندہ نے بمبئی عدالت عالیہ، پناجی کے سامنے رٹ پٹیشن نمبر 86/98 دائر کر کے چیلنج کیا تھا۔ مذکورہ رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا گیا۔ یہ اپیل اس فیصلے کے خلاف کی گئی ہے۔

ہم نے اپیل کنندہ کے وکیل اور مدعا علیہ کے وکیل کو بھی سنا۔ اپیل کنندہ کے وکیل دلیل یہ ہے کہ ڈائریکٹر تعلیم، حکومت گوا نے اپیل کنندہ کے دعوے کو غلط طریقے سے مسترد کر دیا ہے۔ اپیل کنندہ کے وکیل کی دلیل کا بنیادی زور یہ ہے کہ گوا، دمن اور دیو تعلیمی قواعد، 1986 کے قاعدے 31 کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔ اپیل کنندہ کے مطابق، اپیل کنندہ کی درخواست آٹھویں جماعت شروع کرنے کی تھی جس پر مذکورہ قواعد کے قاعدہ 32 کی روشنی میں غور کیا جانا چاہیے تھا۔ اپیل کنندہ کے وکیل کی دلیل یہ ہے کہ اپیل

کنندہ سوسائٹی کا ایک موجودہ اسکول ہے اور اس اسکول میں آٹھویں جماعت کا آغاز ایک نئے اسکول کی تخلیق کے مترادف نہیں ہے بلکہ موجودہ اسکول میں ایک اور معیار کا اضافہ ہے۔

اپیل کنندہ کے وکیل کی طرف سے پیش کردہ دلیل کو سمجھنے کے لیے، کچھ متعلقہ اصولوں پر غور کرنا ضروری ہے جو نئے اسکول کے آغاز اور نئی جماعتیں کھولنے پر لاگو ہوتے ہیں۔ گوآ، ڈامن اور دیو کے ریاست میں، اسکولوں کو پانچ مراحل میں تقسیم کیا جاتا ہے، یعنی، پری پرائمری مرحلہ، ابتدائی مرحلہ، مڈل مرحلہ، ثانوی مرحلہ اور اعلی ثانوی مرحلہ۔ پرائمری مرحلہ پہلی سے چوتھی تک کی جماعتوں پر مشتمل ہوتا ہے (دونوں شامل)، مڈل مرحلے میں پانچویں سے ساتویں تک کی جماعتیں شامل ہوتی ہیں (دونوں شامل)، ثانوی مرحلہ میں آٹھویں سے دسویں تک کی جماعتیں شامل ہوتی ہیں (دونوں شامل) اور ہ اعلی ثانوی مرحلہ میں دسویں جماعت سے اوپر کی جماعتیں شامل ہوتی ہیں۔ مراحل کی تعریف مذکورہ قواعد کے قاعدہ 2 میں دی گئی ہے۔ ثانوی مرحلے کی تعریف دیتے ہوئے، مندرجہ ذیل تعریف جو قاعدہ 2(1)(i) میں دی گئی ہے وہ درج ذیل ہے:-

"ثانوی مرحلے کا مطلب ہے اسکولی تعلیم کا وہ مرحلہ جس میں آٹھویں-دسویں یا پانچوی-دسویں کی جماعتیں ہوں؛ (دونوں شامل)۔

مندرجہ بالا تعریف اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اگر کسی خاص اسکول میں مڈل اور ثانوی دونوں درجے کی جماعتیں ہوں تو اسے سیکنڈری اسکول کے نام سے نہیں جانا جائے گا۔

قاعدہ 31 نئے اسکولوں یا جماعتوں کو کھولنے یا موجودہ اسکولوں یا جماعتوں کو بند کرنے سے متعلق رہنما خطوط سے متعلق ہے۔ قاعدہ 31(3) کی توضیحات میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی اسکول کو ہر مرحلے پر ایک سے زیادہ جماعت کی اجازت نہیں ہوگی، یعنی پرائمری، مڈل، ثانوی یا اعلی ثانوی اور منظوری کے بعد کسی بھی اسکول کو ہر سال ہر مرحلے پر ایک اور ہائر جماعت شامل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ قاعدہ 31(3)(i) کہتا ہے کہ اس زمرے کے کسی بھی پرائمری اسکول کو 1 کلومیٹر کے دائرے میں جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور قاعدہ 31(3)(ii) کہتا ہے کہ اس زمرے کا کوئی بھی مڈل اسکول 3 کلومیٹر کے دائرے میں نہیں ہے۔ قاعدہ 31(3) کی تیسری شق اس طرح پڑھتی ہے:-

"موجودہ اسکولوں سے 5 کلومیٹر کے دائرے میں اس زمرے کا کوئی سیکنڈری اسکول نہیں، جب تک کہ ڈائریکٹر تعلیم مطمئن نہ ہو کہ موجودہ اسکول میں زیادہ بھیڑ ہے اور مزید توسیع کی کوئی گنجائش نہیں ہے، یا قدرتی رکاوٹوں جیسے جنگل کے علاقے،

بہتے ہوئے پانی والے دریاؤں، یا مجوزہ اسکول کی وجہ سے موجودہ اسکول تک رسائی آسان نہیں ہے جو مکمل طور پر پسماندہ طبقے، درج فہرست ذات یا قبائلی طلباء کے فائدے کے لیے ہے۔

اس شق میں شامل کچھ بھی غیر امدادی اقلیتی اسکولوں پر لاگو نہیں ہوگا۔"

قاعدہ 32 اسکولوں میں نئی جماعتیں کھولنے سے متعلق ہے۔ متعلقہ کی توضیعات حسب ذیل ہیں:-

(1) کوئی بھی تسلیم شدہ اسکول، جو غیر امدادی اقلیتی اسکول نہیں ہے، مکمل جواز پیش کیے بغیر، ان اسکولوں کے علاوہ کوئی نیا جماعت یا ڈویژن نہیں کھولے گا جنہیں مناسب اتھارٹی سے منظوری مل گئی ہو، ڈائریکٹر ایجوکیشن یا اس کے ذریعے مجاز کسی ماتحت اتھارٹی کی پیشگی منظوری حاصل کیے بغیر۔

(2) غیر امدادی اقلیتی اسکولوں کے معاملے میں، نئی جماعتیں/ڈویژن کھولنا ایسے اصولوں کے تابع ہوگا جو ڈائریکٹر تعلیم کے ذریعے متعین کیے جائیں۔

(3) مڈل اور سیکنڈری اسکولوں میں اضافی ڈویژن دینے کے اصول مشاورتی بورڈ کی سفارشات پر کسی بھی تبدیلی کے تابع ہوں گے۔

I. XXXX

II. XXXX

بشرطیکہ اضافی ڈویژن کھولنے کی اجازت ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کے ذریعے اسکول میں دستیاب فزیکل سہولیات کے بارے میں خود کو مطمئن کرنے کے بعد دی جائے گی اور کسی اسکول کے ذریعے طلباء کا محض اندراج اسکول کو خود بخود اضافی ڈویژنوں کے لیے اہل نہیں بنائے گا اور اگر اضافی ڈویژن اسکول مینجمنٹ کے ذریعے کھولا جاتا ہے، تو پیشگی اجازت کے بغیر محکمہ اضافی ذمہ داری برداشت نہیں کرے گا۔

(4) XXXX "

مذکورہ بالا کی توضیعات میں کہا گیا ہے کہ کسی اسکول میں نئی جماعت شروع کرنے یا جماعت کا اضافی ڈویژن کھولنے کے لیے اسکول کے حکام کچھ جسمانی سہولیات فراہم کریں گے جبکہ نئے اسکول کا آغاز کئی

معیارات کی تسلی بخش تکمیل سے مشروط ہے۔ڈائریکٹر ایجوکیشن کو خود کو مطمئن کرنا چاہیے کہ اس محلے یا پڑوسی علاقے میں موجوداسکولوں کی تعداد جہاں نیااسکول کھولنے کی تجویز ہے،اس محلے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہے۔ڈائریکٹر ایجوکیشن کواس بات پر بھی غور کرنا ہے کہ آیانیااسکول کھولناعوامی مفاد کے خلاف ہوگا یانہیں۔یہ خاص طور پر کہا گیا ہے کہ نئے اسکولوں کی اجازت دیتے وقت،ڈائریکٹر ایجوکیشن یہ اصول اپنائے گا کہ 5 کلومیٹر کے دائرے میں اس زمرے کا کوئی سیکنڈری اسکول نہیں ہوگا اور جب تک کہ ڈائریکٹر ایجوکیشن مطمئن نہ ہو کہ موجودہ اسکول میں زیادہ بھیڑ ہے اور مزید توسیع کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور قدرتی رکاوٹوں جیسے جنگل کے علاقے، بہتے ہوئے پانی والے دریاؤں، یا مجوزہ اسکول مکمل طور پر پسماندہ طبقے، درج فہرست ذات یا قبائلی طلباء کے فائدے کے لیے موجودہ اسکولوں تک آسان رسائی نہیں ہے۔

اپیل کنندہ کے وکیل دلیل یہ ہے کہ اپیل کنندہ سوسائٹی موجودہ اسکول میں صرف ایک نئی جماعت رکھنا چاہتی تھی، اس لیے قاعدہ 31 کے تحت مقرر کردہ اصول لاگو نہیں ہوتے اور صرف قاعدہ 32 پر ہی ڈائریکٹر،ایجوکیشن کو غور کرنا چاہیے تھا۔یہ دلیل مختلف وجوہات کی بناپر قابل قبول نہیں ہے۔تسلیم شدہ طور پر،اپیل کنندہ نے اسکول کو مڈل اسکول کے طور پر شروع کیا اور پانچویں جماعت کا آغاز 1994-95 سال میں کیا گیا۔چھٹی جماعت کا آغاز 1995-96 میں کیا گیا تھا اور ساتویں جماعت کو کھولنے کی اجازت سال 1996-97 کے دوران دی گئی تھی۔موجودہ درخواست اس اسکول میں آٹھویں جماعت شروع کرنے کی ہے جو اسکول کو سیکنڈری اسکول میں تبدیل کرے گا۔اگرچہ اپیل کنندہ کی درخواست موجودہ اسکول میں ایک نئی جماعت رکھنے کی ہے لیکن اپیل کنندہ کا اصل مطالبہ ایک سیکنڈری اسکول ہونا ہے کیونکہ موجودہ اسکول صرف ساتویں جماعت تک ہے اور اگر اسکول کو سیکنڈری اسکول بننا ہے تو قاعدہ 31 کے تحت طے شدہ اصولوں پر لازمی طور پر عمل کرنا ہوگا۔اپیل کنندہ کے لیے فاضل وکیل کی یہ دلیل کہ نئی جماعت کا آغاز نئے اسکول کے مترادف نہیں ہے،اس وجہ سے قبول نہیں کی جاسکتی کہ نیا اسکول شروع کرنے کے لیے قاعدہ 31 کے تحت مقرر کردہ سخت معیارات پر عمل کیا جانا چاہیے۔موجودہ اسکول میں نئی جماعت کھولنے کے لیے،اپیلنٹ سوسائٹی کو صرف حکام کو مطمئن کرنے کی ضرورت ہے کہ اسکول میں کچھ جسمانی سہولیات دستیاب ہیں اور جماعت شروع کرنے کے لیے کافی طلباء موجود ہیں۔جبکہ قاعدہ 31 کے تحت حکام کو مختلف دیگر پہلوؤں پر غور کرنا ہوگا اور یہ معلوم کرنا ہوگا کہ آیا اس علاقے کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نیا اسکول کھولنا ضروری ہے یا نہیں۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ قاعدہ 2(1)(i) میں مذکور ثانوی مرحلے کی تعریف کے پیش نظر،اپیل کنندہ اسکول کو ثانوی اسکول سمجھا جائے گا اور اس لیے اسکول میں آٹھویں جماعت کا آغاز ایک

نئے اسکول کے آغاز کے مترادف نہیں ہے۔ قاعدہ 2(1)(f) کے تحت، اسکول کے درمیانی مرحلے کا خاص طور پر پانچویں جماعت سے ساتویں جماعت تک (دونوں شامل) اسکولی تعلیم کے مرحلے کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ جہاں تک 'ثانوی مرحلے' کا تعلق ہے، ایک جامع تعریف دی گئی ہے تاکہ پانچویں سے ساتویں کے معیار کو بھی ثانوی مرحلے کے اندر لیا جاسکے اور یہ صرف اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ اگر کسی اسکول میں چوتھی سے ساتویں جماعت پر مشتمل درمیانی مرحلہ ہو تو بھی اگر پانچویں سے دسویں جماعت تک کی جماعتیں ہوں تو اسے ثانوی مرحلہ سمجھا جائے گا۔ جہاں تک اپیل کنندہ کے اسکول کا تعلق ہے، صرف پانچویں سے ساتویں تک کی جماعتیں ہیں۔ یہ کسی دوسرے زمرے میں نہیں آتا ہے اور اسے مڈل اسکول کے طور پر منعقد کیا جانا چاہیے۔ اگر اسے آٹھویں جماعت کے علاوہ سیکنڈری اسکول میں تبدیل کیا جاتا ہے، تو ہمارا خیال ہے کہ 'قوائد' کے قاعدہ 31 کے تحت رہنما خطوط پر عمل کیا جانا چاہیے کیونکہ یہ "ثانوی مرحلے" والے نئے اسکول کے آغاز کے مترادف ہے۔

درخواست گزار کے وکیل نے ودیا پرسارک سماج بمقابلہ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (رٹ پٹیشن نمبر 94/26 جس کا فیصلہ 25.7.94 کو ہوا) میں گوا میں نظام عدلیہ کی عدالت عالیہ، بمبئی کی ڈویژن بنچ کے فیصلے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی، جس میں کہا گیا تھا کہ اعلیٰ سطح پر نئی جماعت شروع کرتے وقت قاعدہ 31 کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جہاں پڑوسی اسکول میں آٹھویں، نویں اور دسویں جماعت کے آغاز کو چیلنج کیا گیا تھا اور اس چیلنج کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا تھا کہ قاعدہ 31 کے تحت فاصلاتی اصول کا کوئی اطلاق نہیں ہے اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ اعلی معیار کے لیے جماعتوں کو کھولنے کو نیا اسکول کھولنے کے طور پر نہیں کہا جاسکتا۔ ہمیں نہیں لگتا کہ ڈویژن بنچ نے اصول کی صحیح تشریح کی ہے۔ اگر اس طرح کی تشریح کو اپنایا جاتا ہے، تو یہ صرف قاعدہ 31 کو شکست دے گا اور پرائمری اسکول بتدریج قاعدہ 31 میں موجود مینڈیٹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مرحلہ وار اعلی ثانوی مرحلہ اسکول کے مرحلے میں پہنچ سکتا ہے۔ مجوزہ نئی جماعت کے ذریعے اسکول کو اپ گریڈ کیا جاتا ہے اور پھر یہ ایک نئے اسکول کے آغاز کے مترادف ہوتا ہے اور یہ موجودہ اسکول میں محض ایک اور جماعت کا اضافہ نہیں ہے۔

تاہم، فوری معاملے میں، پہلے مدعاعلیہ، یعنی ڈائریکٹر، ایجوکیشن نے اعتراض شدہ حکم منظور کرتے وقت مختلف دیگر متعلقہ حالات کی طرف توجہ نہیں دی ہے۔ اپیل کنندہ کے وکیل نے خاص طور پر دلیل دی تھی کہ اپیل کنندہ اسکول نچلے متوسط طبقے کے خاندانوں کے طلباء کی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور 5 کلومیٹر کے دائرے میں تین پڑوسی اسکولوں میں سے ایک نیول اسکول ہے جو خصوصی طور پر بحریہ کے اہلکاروں کے بچوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور دوسرا اسکول کانونٹ اسکول ہے اور عام طور پر عام خاندانوں کے طلباء کے

لیے داخلہ حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔ جہاں تک تیسرے اسکول کا تعلق ہے، یہ کہا گیا ہے کہ اس اسکول کی آٹھویں جماعت میں طلباء کی کافی تعداد ہے اور اگر اپیل کنندہ کو اپنے اسکول میں آٹھویں جماعت کھولنے کی اجازت دی جاتی ہے تو کوئی غیر صحت بخش مقابلہ نہیں ہوگا۔اعتراض شدہ حکم منظور کرتے وقت ان پہلوؤں پر ڈائریکٹر آف ایجوکیشن نے غور نہیں کیا ہے۔ یہ معلوم نہیں ہے کہ حکم منظور کرتے وقت ان متعلقہ عوامل کو مد نظر رکھا جاتا ہے یا نہیں۔ لہذا، اس معاملے کے حقائق اور حالات پر، ہم اعتراض شدہ حکم کو ایک طرف رکھنے اور پہلے مدعا علیہ کو اس معاملے پر نئے سرے سے غور کرنے کی ہدایت کرنے کے لیے مائل ہیں۔

اپیل کنندہ کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ پہلے مدعا علیہ کے سامنے نئی درخواست جمع کرائے۔ درخواست اس حکم کی تاریخ سے تین ہفتوں کے اندر جمع کرائی جائے گی۔ پہلا مدعا علیہ متعلقہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے نظر ثانی شدہ حکم جاری کرے گا اور اگر ضروری ہو تو ہمسایہ اسکولوں کے نمائندوں کو نوٹس دے گا جو ڈائریکٹر تعلیم کی جانب سے جاری کردہ حکم سے متاثر ہونے کا امکان ہے۔ مزید برآں، ڈائریکٹر کو اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ آیا اس اسکول میں ساتویں جماعت مکمل کرنے والے طلباء دوسرے اسکولوں میں داخلہ لے سکتے ہیں اور کیا ساتویں جماعت سے اپنے ترقی یافتہ طلباء کو جگہ دینے کے بعد دوسرے اسکولوں میں آٹھویں جماعت میں کافی آسامیاں ہوں گی۔ حکم نئے تعلیمی سال کے آغاز سے پہلے کافی حد تک منظور کیا جائے گا۔

اپیل نمٹا دی جاتی ہے۔ فریقین اخراجات برداشت کریں گی۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:18
I am the author of this document